© rasailojaraid.com

جگہوں کو ظاہر نہ کیا جائے۔ اس حد تک تو میں پردہ کرتی ہوں لیکن نقاب نہیں لیتی یا چہرے کا پردہ نہیں کرتی۔ اس سلسلے میں میری رہنمائی تفصیل سے فرمائیں۔

ج: یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ نے محترم مولانا مودودیؒ کے رسائل و مسائل کی چاروں جلدیں مطالعہ کر لی ہیں۔ ہمارے دینی ادب میں رسائل و مسائل نے ایک نئے اسلوب کی بنیاد ڈالی اور اس کے ذریعے محض فقہی طور پر حلال و حرام کا حکم لگانے کے بجائے ایک مسئلے کا پس منظر، اور قرآن و سنت کی روشنی میں اس کے مضمرات تک پہنچنے کا عملی مظاہرہ کیا گیا۔ آپ کے سوالات متنوع ہیں، اختصار کے ساتھ اسی ترتیب سے جواب تحریر کیے جا رہے ہیں:

۱- ایک لڑکی ہوتے ہوئے اسلام کے نقطۂ نظر سے آپ کو ہر وہ کام کرنا چاہیے جس کا حکم قرآن و سنت دیتے ہیں، یعنی حصول علم، تطبیق علم، نشر و ابلاغ علم اور اس سب کے نتیجے میں خود اپنی زندگی میں وہ تبدیلی لانا جو اسلام کا مطلوب ہے۔ آپ ایم اے اور بی ایڈ کے بعد بھی مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں۔ اسلام نے اس سے کبھی منع نہیں کیا ہے۔ اسلام کا جو علم آپ نے حاصل کیا ہے اس امانت کو دوسروں تک پہنچانا ہر مسلمان لڑکی پر ویسے ہی فرض ہے جیسے ہر مسلمان لڑکے پر۔ اس لیے اگر آپ کی چھوٹی بہن نے طالبات کی کسی اچھی تنظیم میں جو اسلامی نظام کے قیام کی داعی ہے شمولیت اختیار کر لی ہے تو آپ کو بھی اپنے آپ کو کسی ایسی جماعت سے وابستہ کرنا چاہیے جو قرآن و سنت کی روشنی میں دعوت و اصلاح کا کام کر رہی ہو۔ حضور نبی کریمؐ نے اس شخص کی موت کو جاہلیت کی موت قرار دیا ہے جو جماعت کو چھوڑ کر محض ایک فرد بن جائے۔ اس لیے آپ جس کسی جماعت کے طریق کار، اخلاص، اور دین کے تصور سے مطمئن ہوں اسے اختیار کر لیں اور اس کے ساتھ توسیع دعوت میں شریک ہوں۔ ایک مسلمان لڑکی اپنے گھر، اپنے سسرال اور رشتے داروں غرض جن جن سے اس کا رابطہ ہو، سب کو دعوتی نقطۂ نظر سے اسلامی تعلیمات سے متعارف کرا سکتی ہے۔ ہاں، اگر ماں باپ آپ کے کسی دعوتی اور تربیتی اجتماع میں شرکت کرنے پر معترض ہوں تو آپ انھیں سمجھائیں اور ممکن ہو تو اپنی والدہ صاحبہ کو کسی ایسے اجتماع میں لے جا کر شرکت کرائیں تاکہ وہ مطمئن ہو جائیں کہ جو کام آپ کرنا چاہتی ہیں، درست ہے۔ اگر گھریلو ذمہ داریاں اتنی زیادہ ہوں کہ چند لمحات کا وقت بھی نہ دیتی ہوں تو اس مجبوری کی بنا پر تو ممکن ہے کہ ایک خاتون کا احتساب نہ ہو، ورنہ وقت، دولت، صحت، علم اور صلاحیت ہونے کے باوجود اگر انھیں اللہ کی راہ میں استعمال نہ کیا جائے تو پھر احتساب سے بچنا بہت مشکل ہے۔

۲- اسکول کی فیس کا تعلق تعلیم کے لیے وسائل کی فراہمی سے ہے۔ اگر فیس نہیں لی جائے تو اسکول

© rasailojaraid.com